REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۵ وفا ۱۳۳۹ ہش ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد —

ایبٹ آباد ۱۳ جولائی بوقت ۷½ بجے شام بذریعہ تار

حضور اپنی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔

احباب جماعت خاص التزام توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

کانگو کی طرف سے فوجی مدد کی درخواست پر سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس

حکومت کانگو نے فوجیں بھیجنے سے متعلق گھانا کی پیشکش قبول کر لی

نیویارک ۱۴ جولائی کانگو کی حکومت نے بلجیم کے خلاف اقوام متحدہ سے فوجی مدد بھیجنے کی جو درخواست کی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے آج صبح سویرے سلامتی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس کانگو کے وزیر اعظم کی درخواست پر اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے طلب کیا ہے۔ اجلاس کی کارروائی کے متعلق ابھی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کانگو کی حکومت نے سکرٹری جنرل کے نام ایک اور تار بھی روانہ کیا ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ کانگو کو یہ فوجی مدد اندرونی حالات کو معمول پر لانے کے لئے نہیں بلکہ کانگو کے خلاف بلجیم کی جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے درکار ہے۔ تار میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے فوجی مدد بھیجنے سے انکار کیا۔ تو پھر کانگو بنڈونگ کانفرنس کے شریک ملکوں سے مدد مانگے گا۔ دریں اثنا گھانا کی حکومت نے فوجیں بھیجنے کی جو پیشکش کی تھی حکومت کانگو نے اسے منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ حکومت گھانا کا ایک اعلیٰ فوجی افسر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کانگو کو کس قسم کی فوجی مدد درکار ہے۔ اکرا سے کانگو روانہ ہو گیا ہے۔ یاد رہے آزادی کے بعد کانگو میں یورپی باشندوں کے خلاف جو خونریز ہنگامہ فساد ہوئے تھے اور جن میں وہاں کی فوجوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ ان کو دبانے اور امن بحال کرنے کے بہانے بلجیم نے اپنی فوجیں وہاں بھیج دی تھیں۔ بلجیم کی چھاتہ فوج نے کانگو کے دارالحکومت کو قبضہ میں لے لیا ہے۔

مغربی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال پوری طرح قابو میں ہے

صوبے بھر سے جانی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

لاہور ۱۴ جولائی۔ آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ اور صوبے بھر سے جانی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ تمام دریاؤں کے بالائی حصوں میں سیلاب کا زور ٹوٹ چکا ہے۔ اور پانی بتدریج گھٹ رہا ہے۔ اس وقت سیلاب کا سب سے زیادہ زور تریموں کے مقام پر ہے۔ جھنگ اور مظفر گڑھ کے علاقوں میں اس بات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر تریموں ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے ان میں حفاظتی بند میں شگاف ڈالنا پڑے تو ان علاقوں کے لوگوں کو بآسانی نکالا جا سکے۔

ربوہ کے گرد و نواح میں سیلاب کی صورت حال

نشیبی محلے بفضلہٖ تعالیٰ محفوظ ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

ربوہ ۱۴ جولائی۔ دریائے چناب میں سیلاب آنے کی وجہ سے اگرچہ ربوہ کے بعض نواحی دیہات گزشتہ سے پیوستہ شب سے ہی زیر آب آ چکے ہیں۔ تاہم ربوہ کا اصل شہر سیلاب سے بالکل محفوظ ہے حتیٰ کہ اس مرتبہ بفضلہ تعالیٰ نشیبی محلوں میں بھی پانی داخل نہیں ہوا ہے۔ چناب کے پل پر کل صبح سے ۱۱½ بجے تک پانی کی سطح ۵۹۳ فٹ تھی اس کے بعد خفیف سا اضافہ ہونا شروع ہوا اور ۳½ بجے سہ پہر تک سطح ۵۹۴ فٹ تک پہنچ گئی۔ جو ۱۹۵۷ء کے سیلاب سے ۲ فٹ اور ۱۹۵۹ء کے سیلاب سے ایک فٹ کم تھی۔ کل ۱۱½ بجے کے قریب پانی شمالی جانب کی پہاڑیوں کے عقب سے ہوتا ہوا سرگودہا جانے والی سڑک تک پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ احمد نگر کی جانب سڑک کا قریباً دو فرلانگ کا ٹکڑا زیر آب آ گیا۔ اس پر پانی کی زیادہ سے زیادہ گہرائی دو فٹ کے قریب تھی۔ سڑک کے زیر آب آنے کے باوجود سڑک پر ٹریفک جاری ہے سڑک پر سے گزرنے کے بعد پانی کل شام تک ریلوے لائن کی طرف بڑھتا رہا اور اگرچہ پانی لائن کی پلیوں میں سے گزر کر دوسری جانب بھی نکل گیا لیکن چونکہ پانی کا زور بہت کم ہے اور نسبتاً آہستہ بہہ رہا ہے۔ اس لئے بفضلہ تعالیٰ ریلوے لائن بھی اس مرتبہ محفوظ رہی ہے۔ اور لائلپور اور سرگودہا کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت بھی جاری ہے۔ — امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے موصولہ ہدایات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ گزشتہ سے پیوستہ رات سے ہی سیلاب کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب (ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن) اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے لڑکے لیئق احمد صاحب کو مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۰ء کو موٹر سائیکل کا جو حادثہ پیش آیا تھا اس میں عزیز موصوف کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی نیز گردن پر بھی شدید زخم آیا۔ وہ سی ایم ہسپتال (دکن) میں زیر علاج ہیں اپریشن ہو چکا ہے۔ مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کرام سے عزیز موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں

محمد احمد انور بی اے (ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۰ء

اسلام اور کمیونزم

(قسط ۲)

یہ درست ہے کہ معاصر کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ توحید۔ رسالت اور معاد ایسی چیزیں ہیں جو مابعد الطبیعیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب تک ان پر کامل ایمان اور محکم یقین پیدا نہ ہو ـــ ایسا ایمان اور ایسا یقین جیسا کہ ایک کمیونسٹ کو "مادی ضروریات" پر ایمان اور یقین ہے ـــ اس وقت تک مسلمانوں میں وہ فعالیت پیدا نہیں ہو سکتی جو آج بقول معاصر کمیونسٹوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

دوسرے لفظوں میں جب تک توحید رسالت اور معاد پر حضرت فاروق اعظمؓ جیسا ایمان نہ پیدا ہو اس وقت تک آج مسلمانوں میں کوئی فاروق اعظمؓ جیسا لیڈر بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ توحید رسالت اور معاد کو اسی طرح محسوس کرتے تھے جس طرح مثلاً کرۂ ہوا اور بادِ شدید وغیرہ کی قوت کو محسوس کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات میں توحید رسالت اور معاد کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کیا تھا۔ آپ کیلئے توحید رسالت اور معاد ایسے ہی ٹھوس حقائق بن گئے تھے جیسے کہ حواس ظاہرہ سے محسوس ہونے والے حقائق آج مادہ پرستوں کے لئے ٹھوس حقائق ہیں۔

ہم طبیعیاتی حقائق کو اپنے ظاہری حواس سے محسوس کر سکتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی انسانی حواس اس کو پا نہیں سکتے بلکہ وہ حواس کو پاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ صرف رسالت و نبوت کے واسطے ہی سے یہ تجربہ ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی صورت میں ثابت ہوتا ہے۔ آج مسلمان کیا اور غیر مسلم اقوام کیا اس واسطہ سے منقطع ہو چکی ہیں اور مابعد الطبیعیاتی حقائق پر ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے "اسلامی فعالیت" سے محروم ہو گئی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ہمارے ایمانوں میں تازگی اور زندگی پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ خود تجدید

احیائے اسلام کے لئے ہماری رہنمائی کرتا۔ صرف یہی ایک راستہ ہے جس سے مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں میں دینی فعالیت پیدا ہو سکتی ہے۔ البتہ اگر ہم اسلام کو چھوڑ کر ویسی ہی مادی ترقی چاہتے ہیں۔ جیسی کہ یورپین اقوام خاص کر کمیونسٹ جوش اور عزم سے کر رہے ہیں تو وہ اور بات ہے۔ اگر ہم ان کے نظریات کو اپنا لیں تو ہم بھی ویسا ہی کر سکتے ہیں لیکن اسلام کو ساتھ لے کر ہم اسی وقت ترقی کر سکتے ہیں۔ جب ہم اسلام کے خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ پروگرام کو تسلیم کریں اور اللہ تعالےٰ کی آواز کو اسی طرح سنیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے آنحضرت صلعم کے واسطہ سے سنا تھا۔ اسلامی شریعت کے اصول بیشک عقل کی کسوٹی پر بھی زر کامل عیار ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن ان اصولوں کی جڑ مابعد الطبیعیاتی حقائق میں ہے اسلئے قرآن مجید کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون، الذین یومنون بما انزل علیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ اولئک علیٰ ھدیً من ربھم واولئک ھم المفلحون۔

یعنی یہ کتاب ہے کوئی شک نہیں اس میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ ہم نے تم پر اتارا ہے اور اس پر جو ہم نے تم سے پہلے اتارا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے وہ "غیب" پر ایمان پیدا کرنا ہے یاد رہے کہ "غیب" کوئی خلا نہیں ہے اور ایمان لانے سے مطلب "وہمی" ایمان نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایمان ہے جس کی بنیاد ٹھوس حقیقت پر ہے وہی ایمان انسان میں "فعالیت" کا وصف پیدا کر سکتی ہے۔ جب تک ایمان کا درجہ حق الیقین تک نہ پہنچے اس وقت تک صحیح فعالیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ صحیح ہے کہ بعض وقت انسان تخیل اور وہم سے بھی ایسا یقین پیدا کر لیتا ہے جیسا کہ عیسائیوں نے یسوع مسیح کے متعلق کر رکھا ہے حالانکہ اسکے پیچھے کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن ایسا ایمان عقل کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا ہے۔ اس کے برخلاف اسلام نے "حقیقت غیب" کو پانے کے لئے ٹھوس ذرائع بتائے ہیں۔ جن میں سے عظیم ترین ذریعہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہے۔ جن کے ساتھ بیّنات ہوتے ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں اور قبولیت دعا کے واقعات اتنے روشن ہوتے ہیں کہ ان کے سوا جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

ختم اللہ علی قلوبھم ۔۔۔۔۔۔۔۔ الخ

سب گویا اللہ تعالےٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پھر رب کے لئے دعا کا ذریعہ ہے اور پھر اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم خود انکو اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اس طرح جو لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور ان کو "حقیقت غیب" کے ادراک سے سرفراز کر دیتا ہے۔ اس وقت انسان کو مابعد الطبیعیاتی حقائق پر حق الیقین پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے جوش اور عزم میں وہ قوت فعالیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس طرف وہ مونہہ کرتا ہے فتوحات اس کا قدم چومنے کے لئے آگے بڑھتی ہیں۔ اس لئے اگر ہم اسلام کو لے کر آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم پہلے اسلام کی حقانیت پر حق الیقین پیدا کریں۔ اس طرح جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا اس کے بغیر ہم کوئی حقیقی ترقی نہیں کر سکتے۔

آج صرف جماعت احمدیہ دنیا میں اس اسلامی کردار کا مظاہرہ کر رہی ہے جو مندرجہ بالا کوائف کی تصدیق پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بطور ایک اسلامی جماعت کے اس میں وہ فعالیت پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔

گداگر دوشیزہ

دیکھنا ہمدم سڑک پر وہ گداگر نازنیں
خود جو ہے اس اجنبی خاتون سے بڑھ کر حسیں
جس کے آگے اس نے پھیلایا ہے دستِ یاسمیں
کیا یہی انسانیت ہے ہموطن
اے ہموطن

اجنبی سے وُہ اکنّی پا کے کیا مسرور ہے
غنچۂ لب پر ہنسی رِستا ہُوا ناسور ہے
رینگتا ہے سانپ سا اُف! امیری شہ رگ کے قریں
کیا یہی انسانیت ہے ہموطن
اے ہموطن

بانئ احمدیت صحیح معنوں میں عاشق رسول تھے اور اسلام کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے

انہوں نے جو کچھ کہا یا کیا وہ ان کے بے اختیارانہ جذبۂ خلوص اور داعیات حق و صداقت کا نتیجہ تھا

جماعت احمدیہ ایک مشنری جماعت ہے اور ایسے ناقابل شکست عزم و حوصلہ کے ساتھ آگے بڑھتی ہے کہ

تاریخ اسلام میں اس کی مثال قرون اولیٰ کے بعد کہیں نہیں ملتی

جماعت احمدیہ کے قریبی مطالعہ کے بعد علامہ نیاز فتحپوری کی طرف سے قلبی تاثرات کا اظہار

اردو زبان کے مایۂ ناز ادیب محترم علامہ نیاز فتحپوری صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "نگار" لکھنؤ امسال مئی کے اوائل میں پاکستان تشریف لائے تھے۔ یہاں آپ نے وسط جون تک قیام فرمایا۔ اس دوران میں آپ باوجود خواہش کے ربوہ تشریف نہ لا سکے۔ لیکن لاہور اور کراچی میں آپ کو احمدی احباب سے ملنے اور جماعت احمدیہ کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے واپس جا کر "نگار" بابت جولائی ۱۹۶۰ء میں اپنے سفر پاکستان کے حالات سپرد قلم فرمائے ہیں۔ جن میں آپ نے "احمدی جماعت کا قریبی مطالعہ" کے ذیلی عنوان کے تحت جماعت کی عظمت کردار اور بلندیٔ اخلاق کے بارہ میں اپنے قلبی تاثرات کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ آپ کے یہ قلبی تاثرات افادۂ عام کی غرض سے ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

احمدی جماعت کا قریبی مطالعہ

لکھنؤ سے چلتے وقت ایک ذہنی یا جذباتی پروگرام میں نے یہ بھی بنایا تھا۔ کہ اس سفر کے دوران میں اگر قادیان نہیں تو ربوہ ضرور دیکھونگا جو سنا ہے کسی وقت وادیٔ غیر ذی زرع تھا اور اب احمدی مجاہدین نے اسے ایک متمدن شہر بنا دیا ہے۔ قادیان کا سوال اس لئے سامنے نہ تھا کہ پورا خاندان میرے ساتھ تھا اور ربوہ تو خیر میں کراچی سے تنہا بھی جا سکتا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ میرا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ اس کا ایک سبب تو یہ تھا کہ میرے ویزا میں ربوہ درج نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ میری صحت اس کی متقاضی نہ تھی کہ موسم گرما میں سفر ریگستان کی جرأت کر سکوں لیکن میری اس پست ہمتی کی تلافی کسی نہ کسی حد تک اس طرح ہو گئی کہ بعض مخلصین سے امرتسر سٹیشن پر تبادلۂ نگاہ ہو گیا بعض سے لاہور میں یاد اللہ ہو گئی اور جب کراچی پہونچا تو ایک سے زائد بار مجھے ان کو زیادہ قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔

سب سے پہلی چیز جسے میں نے بیّن طور پر محسوس کیا ان کی متانت و سنجیدگی تھی۔ ان کے ہنستے ہوئے چہرے ان کے بشاش قیافے اور ان کی "بوئے خوشدلی" تھی۔ دوسری بات جس نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا یہ تھی کہ انہوں نے دوران گفتگو میں مجھ سے کوئی تبلیغی گفتگو نہیں کی۔ کبھی کوئی ذکر تعلیم احمدیت کا نہیں چھیڑا۔ جو یقیناً مجھے پسند نہ آتا۔ میرا مقصود صرف خاموش نفسیاتی مطالعہ کرنا تھا۔ اور یہ ان کی انتہائی ادا شناسی تھی کہ دونوں عصرانوں میں انہوں نے مجھے اس مطالعہ کا پورا موقعہ دیا۔ اور کوئی بات ایسی نہیں چھیڑی کہ معاملہ نگاہ سے ہٹ کر زبان تک پہونچتا اور میرا زاویۂ نظر بدل جاتا۔

اس کا علم تو مجھے تھا کہ احمدی جماعت بڑی باعمل جماعت ہے لیکن یہ علم زیادہ تر سماعی و کتابی تھا۔ اور میں کبھی اس کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ان کی زندگی کی بنیاد ہی سعی و عمل پر قائم ہے۔ اور جد و جہد ان کا قومی شعار بن گیا ہے۔

اس سے ہر شخص واقف ہے کہ وہ ایک مشنری جماعت ہے اور ایک خاص مقصد کو سامنے رکھ کر آگے بڑھتی ہے۔ اور ایسے ناقابل شکست عزم و حوصلہ کے ساتھ کہ تاریخ اسلام میں اس کی مثال قرون اولیٰ کے بعد کہیں نہیں ملتی۔

میں حیران رہ گیا یہ معلوم کر کے کہ ان کے دو شفاخانے جو انہوں نے یہیں کراچی کی دو غریب آبادیوں میں قائم کئے ہیں۔ محض ان کے چند نوجوان افراد کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ جنہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کی بنیاد کھودی۔ ان کی دیواریں اٹھائیں۔ ان کی چھتیں استوار کیں۔ ان کا فرنیچر تیار کیا۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ ان شفاخانوں سے روزانہ سینکڑوں غربا کو نہ صرف دوائیں بلکہ طبی غذائیں بھی مفت تقسیم کی جاتی ہیں اور عوام کی ذہنی تربیت کے لئے ریڈنگ روم اور کتب خانے بھی قائم ہیں۔

دل شکستہ دراں کوچہ می کنند درست ؎ چنانکہ خود نشناسی کہ از کجا شکست

کراچی اور لاہور میں اس جماعت کے افراد پانچ پانچ ہزار سے زیادہ نہیں لیکن اپنی "گرانمایگیٔ مستقبل" کے لحاظ سے وہ ایک "بنیان مرصوص" ناقابل تزلزل ایک حصار آہنی ہیں ناقابل تسخیر! اور کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اس "اسوۂ حسنہ" کی جس کا ذکر محراب و منبر پر تو اکثر سنا جاتا ہے لیکن دیکھا کہیں نہیں جاتا۔

پھر سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے وہ کیا بات ہے جس نے انہیں یہ سوجھ بوجھ عطا کی۔ اس کا جواب ابھری ہوئی جماعتوں کی تاریخ میں ہم کو صرف ایک ہی ملتا ہے۔ اور وہ عظمت کردار! بلندیٔ اخلاق!

اس وقت مسلمانوں میں ان کو کافر و بے دین کہنے والے تو بہت

لیکن مجھے تو آج ان مدعیانِ اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی جو اپنی پاکیزہ معاشرت اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ اپنی تابِ مقاومت اور خوئے صبر و استقامت میں احمدیوں کے خاکِ پا کو بھی پہونچتی ہو!

ایں آتشِ نیرنگ نہ سوزد ہمہ کس را

یہ امر مخفی نہیں کہ تحریک احمدیت کی تاریخ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم و بیش ستّر سال سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا لیکن اسی قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت اختیار کر لی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ خدا اسلام کی صحیح تعلیم انسانیت پرستی کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں۔

آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ جب بانیٔ احمدیت کی رحلت کے بعد ۱۹۳۴ء میں موجودہ امیر جماعت نے تحریک جدید کا آغاز کیا تو اس کا بجٹ صرف ۲۷ ہزار کا تھا لیکن ۲۵ سال کے بعد وہ بیس لاکھ ۸۰ ہزار تک پہونچ گیا۔ جو انتہائی احتیاط و نظم کیساتھ تعلیمات اسلامی پر صرف ہو رہا ہے اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ، افریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں کی مسجدوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے، جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دیوانہ آگے قدم بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

باور کیجئے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ باوجود ان عظیم خدمات کے بھی اس جماعت کو بُرا کہا جاتا ہے تو مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے اور مسلمانوں کی اس بے بصری پر حیرت ہوتی ہے۔

مبیں حقیر گدایانِ عشق را کایں قوم شہانِ بے کمر و خسروانِ بے کلہ اند

جب سے میں نے طریق احمدیت پر اظہار خیال شروع کیا ہے عجیب و غریب سوالات مجھ سے کئے جا رہے ہیں۔ بعض حضرات اس جماعت کے معتقدات کے بارے میں استفسار فرماتے ہیں، بعض براہ راست بانی احمدیت کے دعوائے مہدویت و نبوت کے متعلق سوال کرتے ہیں، کچھ ایسے بھی ہیں جو ان کے اخلاق کو داغدار ظاہر کرکے مجھے ان کی طرف سے متنفر کرنا چاہتے ہیں اور بعض تو صاف صاف مجھ سے یہی پوچھ بیٹھتے ہیں "کیا میں احمدی ہو گیا ہوں"۔ میں یہ سب سنتا ہوں۔ اور خاموش ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ یہ تمام سوالات اسلئے کرتے ہیں کہ وہ مجھے بھی اپنا ہی جیسا مسلمان سمجھتے ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ:-

ہم کعبہ و ہم بتکدہ سنگ رہِ ما بود
رفتیم و صنم بر سرِ محراب شکستیم

مذہب و اخلاق دراصل ایک ہی چیز ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدی جماعت کی بنیاد اسی احساس پر قائم ہے اور اسی لئے وہ مذہبی عصبیت سے کوسوں دور ہیں وہ تمام اخلاقی مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور جس حد تک خدمت خلق کا تعلق ہے رنگ و نسل اور مسلک و ملت کا امتیاز ان کے یہاں کوئی چیز نہیں وہ ہمیشہ سادہ غذا استعمال کرتے ہیں سادے کپڑے پہنتے ہیں سگریٹ و مے نوشی وغیرہ کی مذموم عادتوں سے مبرا ہیں، نہ تھیٹر و سینما سے انہیں کوئی واسطہ نہ کسی اور لہو و لعب سے دلچسپی۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ایک شاہراہ قائم کر لی ہے اور اسی پر نہایت متانت و سلامت روی کے ساتھ چلے جا رہے ہیں۔ یہی حال ان کی عورتوں کا ہے اور اسی فضا میں ان کے بچے پرورش پا رہے ہیں مجھے مطلق اس سے بحث نہیں کہ ان کے معتقدات کیا ہیں۔ میں تو صرف انسان کی حیثیت سے ان کا مطالعہ کرتا ہوں اور ایک معیاری انسان کی حیثیت سے انکا احترام میرے دل میں ہے۔

اس وقت تک بانیٔ احمدیت کا مطالعہ جو کچھ میں نے کیا ہے۔ اور میں کیا جو کوئی خلوص و صداقت کے ساتھ ان کے حالات و کردار کا مطالعہ کریگا اسے تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ صحیح معنی میں عاشقِ رسول تھے، اور اسلام کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا یا کیا وہ نتیجہ تھا محض انکے بے اختیارانہ جذبۂ خلوص اور داعیاتِ حق و صداقت کا۔ اس لئے سوال ان کی نیت کا باقی نہیں رہتا۔ البتہ گفتگو اس میں ہو سکتی ہے کہ انہوں نے کن معتقدات کی طرف لوگوں کو دعوت دی، سو اس پر روایتاً و درایتاً دونوں طرح غور و تامل ہو سکتا ہے لیکن بے سود، کیونکہ اس کا تعلق صرف ان کے ایمان و عواطف سے ہو گا نہ کہ عمل و کردار سے، اور اصل چیز عمل و کردار ہی ہے۔

اب رہا سوال میرے احمدی ہونے یا نہ ہونے کا، سو اسکے متعلق میں اسکے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ سرے سے میرا مسلمان ہونا ہی مشکوک ہے ——— چہ جائیکہ احمدی ہونا یہاں تو اصل چیز صرف عمل ہے اور اس حیثیت سے میں اپنے آپ کو اور زیادہ نا اہل پاتا ہوں

برہمن می شدم گر ایں قدر زنار می بستم

اس لئے مناسب یہی ہے کہ مجھ سے اس قسم کا کوئی ذاتی سوال نہ کیا جائے نہ اس لحاظ سے کہ یہ بالکل بے نتیجہ سی بات ہے بلکہ اس خیال سے بھی کہ

دریغا آبروئے دیرِ گر غالب مسلماں شد

اس سلسلہ میں مجھے ایک بات اور عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ آج یا کل یقیناً وہ وقت بھی آئیگا۔ جب میں احمدی جماعت کے مذہبی لٹریچر پر ناقدانہ تبصرہ کرونگا، کیونکہ بغیر سمجھے ہوئے کسی بات کو مان لینا میرے فطری رجحان کے خلاف ہے اور احمدی جماعت کے معتقدات میں کچھ باتیں مجھے ایسی بھی نظر آتی ہیں جو اب تک میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ لیکن اس کا تعلق صرف میرے ذاتی و انفرادی رد و قبول سے ہو گا نہ کہ احمدی جماعت کے وجود اجتماعی سے جس کی افادیت سے انکار کرنا گویا دن کو رات کہنا ہے اور دن کو رات میں نے کبھی نہیں کہا۔ (ماہنامہ نگار لکھنؤ ماہ جولائی ۱۹۶۰ء)

کونین میں گر سیّد ابرارؐ نہ ہوتے

کونین میں گر سیّد ابرارؐ نہ ہوتے
یہ لالہ و گل کوہ و چمن زار نہ ہوتے

رعنائیٔ انوارِ در و بام نہ ہوتی
تسکین کے قابلِ گل و گلزار نہ ہوتے

تخلیق کے جلووں پہ کبھی رنگ نہ آتا
تعمیر کے آثار نمودار نہ ہوتے

انسان کے افعال کا مقصود نہ ہوتا
فطرت کے عناصر کبھی بیدار نہ ہوتے

گر آپ بلاتے نہ ہمیں راہ میں اپنی
ہم آپ کی رحمت کے سزاوار نہ ہوتے

تھا کون جو اس وادیٔ پُرخار پہ آتا
گر ہم بھی محبت کے خریدار نہ ہوتے

اختر ہے بجا ناز ہمیں رحمتِ حق پر
کیا ہوتا اگر ہم سے گنہگار نہ ہوتے

(عبد السلام اختر ایم۔اے)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

تعلیمی و تربیتی مساعی۔ زائرین کی آمد۔ ملایا کے وزیر اعظم ٹنکو عبدالرحمٰن صاحب کی تشریف آوری

(از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

(قسط ۳)

نمازِ عید

دونوں مواقع پر عید کی نماز مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے پڑھائی اور اپنے ایمان افروز خطابات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ عیدالفطر کے موقع پر آپ نے صیام رمضان کی فلاسفی بیان فرماتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی حکمتوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نہایت مفید علمی و عملی پہلوؤں کا احسن طور ذکر فرمایا۔

اسی طرح عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ نے ابتداءً حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور پھر ارکان حج پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالتے ہوئے اسلامی اخوت برادری اور عالمی اتحاد کے نظریہ کے اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں خطبات کے بعد ترقی اسلام اور امن عالم کے قیام کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔

دونوں مواقع پر جملہ حاضرین نے آپ کے زرین خیالات کو نہایت دلچسپی اور توجہ سے سُنا اور محظوظ ہوئے عیدالفطر کے موقع پر آپ کے خطبہ کا خلاصہ ڈچ زبان میں ہمارے دوست (DR. TAN) نے بعد میں احباب کے سامنے پیش کیا۔ دونوں دفعہ پریس کے نمائندگان حاضر تھے۔ جنہوں نے تصاویر کے ساتھ جملہ کارروائی کو اخبارات میں شائع کیا

تعلیمی و تربیتی مساعی

مذکورہ بالا جملہ مصروفیات کے علاوہ ممبران جماعت کی تعلیم و تربیت اور غیر مسلم احباب کے مطالعہ اسلام کے لئے نیز تالیف تصنیف کی طرف بھی توجہ کی گئی۔

مضامین کی اشاعت

جماعت اور غیر از جماعت احباب کو مقامی حالات کے مطابق مسائل اسلامیہ اور علمی و تاریخی مضامین کے مطالعہ کے لئے ماہوار مضامین کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ الاسلام کے نام سے ہمارے مضامین لوگوں کے سامنے آتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اڑھائی صد احباب کو مختلف مضامین مثلاً جماعت کے مشنوں کی خبریں رمضان المبارک۔ عیدالفطر۔ عیدالاضحیٰ۔ حج بیت اللہ تحریک جدید۔ شرائط بیعت اور جماعت احمدیہ کے مختلف پہلوؤں کے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔

تالیف و تصنیف

دیگر مساعی کے ساتھ تالیف و تصنیف کے کام کی طرف بھی توجہ کی گئی چنانچہ عرصہ مذکور میں متعدد مضامین کا ڈچ زبان میں ترجمہ تیار کیا گیا۔ اور انہیں مختلف اوقات میں مجالس علمیہ میں پڑھ کر سنایا جاتا رہا اور خطبات جمعہ میں بیان کیا جاتا رہا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مضامین قابل ذکر ہیں۔ کفارہ کی حقیقت۔ ہماری تعلیم از کشتی نوح۔ امام غزالی کے اقوال وغیرہ

تعلیم و تربیت

احباب جماعت کی تعلیم تربیت کی غرض سے جہاں تقاریر۔ خطبات جمعہ۔ مجالس علمیہ اور مضامین کی اشاعت کے ذریعہ توجہ کی جاتی رہی وہاں خاکسار انفرادی طور پر بھی قرآن کریم۔ نماز اور عربی کے اسباق دیتا رہا۔ نیز بذریعہ ذاتی ملاقات چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا رہا اور اسلامی مسائل سے آگاہ کرتا رہا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بہتر رنگ میں نتائج ظاہر فرما دے۔

نماز جمعہ میں باقاعدگی

جمعۃ المبارک کی نماز خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی۔ جس میں احباب جماعت شرکت کرتے رہے۔ بعض اوقات غیر مسلم حضرات بھی اس موقع پر مسجد میں موجود رہے۔ اکثر مکرم جناب انچارج صاحب مشن ہی نماز پڑھاتے رہے آپ نے خطبات میں مختلف تربیتی اور تعلیمی موضوعات پر روشنی ڈالی۔ قرآن کریم کی آیات کی تشریح بیان فرماتے ہوئے اسلامی تعلیمات سے حاضرین کو آگاہ کیا اور انہیں خدا تعالیٰ کے راستہ میں اخلاص اور نیک دلی کے ساتھ قدم اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ نیز نماز میں باقاعدگی کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پر معارف کلام بھی متعدد بار ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ جس سے حاضرین بہت ہی محظوظ ہوتے رہے۔ آپ کی مصروفیات کے اوقات میں خاکسار کو بھی جمعہ کی نمازیں پڑھانے کی توفیق ملی جن میں اسلام زندہ مذہب کیوں ہے؟ ماہ رمضان کی غرض و غایت۔ حج بیت اللہ کی حقیقت۔ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی وغیرہ موضوعات پر خیالات کا اظہار کیا گیا۔

گفتگو اور ملاقاتیں

مکرم جناب انچارج صاحب مشن نے ہیگ شہر کی پبلک یونیورسٹی کے ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات کی اور مشن ہاؤس سے متعارف کرایا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں یونیورسٹی کے آئندہ لیکچر پروگرام میں آپ کی دو تقاریر رکھی گئیں۔ نیز آپ نے روٹرڈم شہر میں مشرق وسطیٰ کے انسٹی ٹیوٹ کے افسران سے ملاقات کی اور انہیں اسلام پر ڈچ زبان میں مشن کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر بھجوایا۔ نیز مشن ہاؤس میں آنے والے متعدد احباب سے گفتگو کرتے رہے۔

خاکسار کو اسی عرصہ میں بعض ضروری امور کے سلسلہ میں ہیگ شہر کے انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز کے ریکٹر صاحب (RECTOR) اور بعض ممبران سٹاف سے ملنے کا موقع ملا۔ نیز سفارتخانہ متحدہ جمہوریہ عرب و پاکستان کے افسران و کارکنان سے ملاقات کی۔ متعدد بار اخباری مراکز میں جا کر مطلوبہ امور کی سرانجام دہی کے لئے افسران متعلقہ سے ملا۔

پراٹسٹنٹ چرچ روٹرڈم کے ایک ہیڈ پادری صاحب سے ایمسٹرڈم میں ملاقات ہوئی اس سفر کے دوران قریباً ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ پادری صاحب موصوف نے اسلام اور احمدیت کے متعلق متعدد سوالات دریافت کئے۔

زائرین کی آمد

زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ ہالینڈ کے لوگوں کے علاوہ بیرونجات سے بھی تاجر پیشہ حضرات اور سیاح مشن ہاؤس تشریف لائے پاکستان مصر۔ عراق۔ مراکش۔ جنوبی امریکہ۔ ملایا جرمنی بلجیم۔ انگلستان وغیرہ ملکوں کے لوگ مسجد آئے۔ چند ایک اہم مواقع کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہالینڈ کی مشہور معروف ہوائی سروس K.L.M کے مرکزی دفتر ایمسٹرڈم سے ان کا ایک نمائندہ مسجد آیا اور مشن ہاؤس اور مسلمانوں کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

۲۔ مورخہ ۵/۶/۶۰ء کو سورینام (ڈچ گی آنا) کے مسلمان لیڈر مسٹر اسلام رمضان مسجد کی زیارت کیلئے تشریف لائے آپ سورینام کے اس پارلیمانی وفد کے ممبر ہیں جو ان دنوں ہالینڈ کے سرکاری دورہ پر آیا ہوا ہے مذکورہ تاریخ کی شام کو ہماری طرف سے ان کا مسجد میں استقبال کیا گیا حاضرین میں متعدد طالب علموں نے بھی شرکت کی۔ مکرم جناب انچارج صاحب مشن نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں مشن کی تبلیغی مساعی سے آگاہ فرمایا۔ نیز ڈچ ترجمہ قرآن کریم کی ایک کاپی بطور تحفہ پیش کی۔ ایک بڑی تصویر کے ساتھ یہ خبر اخبار میں شائع ہوئی۔

۳۔ مورخہ ۲۶ مئی کی شام کو حکومت ملایا کے وزیر اعظم جناب ٹنکو عبدالرحمان بالقابہ جو اپنے ایک سرکاری دورہ کے سلسلہ میں لندن ہوتے ہالینڈ تشریف لائے تھے مسجد ہیگ تشریف لائے آپ کا ہالینڈ میں تین روزہ عرصہ قیام گو سرکاری نوعیت کا تھا اور آپ بہت ہی مصروف تھے مگر اس کے باوجود آپ یکگھنٹہ بھر تشریف فرما رہے۔ آپ ہمارے قلوب پر ایک نہ مٹنے والا اثر چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں زیادہ مسرت اس وجہ سے ہوئی کہ آپ نہ صرف دینوی رنگ میں ہی ملایا کی ایک قابل قدر اور روشن دماغ شخصیت ہیں بلکہ آپ کے قلب میں اسلام کی محبت بھی بھری ہوئی ہے جو آپ کے اعلیٰ اوصاف کی آئینہ دار ہے۔

وزیر موصوف کی آمد کی اطلاع ہمیں تھوڑا عرصہ ہی قبل ملی تھی تاہم آپ کے استقبال کیلئے مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے علاوہ عالمی عدالت انصاف کے ایک جج پاکستانی قونصلر صاحب متحدہ جمہوریہ عرب کے سفیر انڈونیشین حکومت کے نمائندہ ہالینڈ مع اپنے سیکرٹری صاحبان کے موجود تھے۔ وزیر صاحب موصوف کے ساتھ ملایا کے سفیر جو اس وقت فرانس میں فرائض کی سرانجام دہی کے لئے موجود ہیں بھی تشریف لائے۔

مکرم جناب چوہدری صاحب موصوف نے چند منٹ تک استقبالیہ کلمات کہتے ہوئے خوش آمدید کہا اور بعد ازاں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مساعی اور جدوجہد پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد وزیر موصوف نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ایک مختصر تقریر فرمائی اور جماعت کی مساعی کو سراہتے ہوئے اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا کارروائی کے اختتام پر جملہ حاضرین کی خدمت میں کافی وغیرہ پیش کی گئی۔ پریس فوٹو گرافرز نے تصاویر اتاریں اور خبر اخبارات کے علاوہ ہالینڈ کے مرکزی پریس A.N.P. کے نیوز بلٹن میں بھی شائع ہوئی

پریس میں تذکرہ

عرصۂ مذکور میں مختلف روزناموں اور ہفتہ وار اخبارات کے چالیس عدد تراشے موصول ہوئے جن میں سے بعض بڑے سائز کے روزناموں کا قریباً آدھا صفحہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فوٹو دیا گیا اور مکرم جناب حافظ صاحب کی عیدالفطر کے موقع پر کی ایک تصویر دی گئی۔ علاوہ ازیں متعدد تراشے دو کالم اور ایک کالم کے موجود ہیں۔ جن میں مختلف مواقع پر تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے نوٹ ہیں جو ہمارے جلسوں کی رپورٹوں اور دیگر تبلیغی مساعی پر مشتمل ہیں۔ ضروری تراشوں کا ترجمہ انشاء اللہ آئندہ کسی وقت پیش کر دیا جائے گا۔ ذیل میں پریس کی دلچسپی کے بارہ میں چند ضروری امور درج کئے جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ساری دنیا میں اشاعت اسلام اور تعمیر مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"مسجد بھی ایک مبلغ ہے۔ جس طرح مبلغ ایک مبلغ ہے۔ پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدو جہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ یورپ میں اسلام کا بہترین اشتہار مسجد ہے۔ بلکہ عیسائی ممالک کے لئے ہی نہیں، ہندو ممالک کے لئے بھی اور جاپانی ممالک کے لئے بھی مسجد ایک عجوبہ ہے۔

جس طرح لوگ پرانے مقابر اور محلات دیکھنے کے لئے جاتے ہیں اسی طرح وہ مسجد دیکھنے کے لئے جاتے ہیں اور جب وہ جاتے ہیں تو ان کا امام سے تعلق ہو جاتا ہے اور تبلیغ اسلام کا رستہ کھل جاتا ہے۔ جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کرلینا کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرلینے میں کامیاب ہو جائیگی غلط ہے۔"

تمام احباب کو چاہئے کہ وہ حتی المقدور تعمیر مساجد ممالک بیرون میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ (رسول کریمؐ)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے

یہ ہے وہ عظیم الشان بشارت

جس کے مستحق آپ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے حسب ذیل فرمودہ ارشاد کے مطابق یوں بن سکتے ہیں کہ ان شقوں میں سے جس شق میں آپ شمار ہوتے ہوں۔ اس کے مطابق چندہ مساجد ممالک بیرون ادا فرماتے رہیں:

(۱) بڑے تاجر:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور دکانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ

(۲) چھوٹے تاجر:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں

(۳) ملازمین:۔ کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۲/۱ دیں

(۴) وکلاء:۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان:۔ ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

(۶) صناع۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر

مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی یا بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ دیا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

روحانی زندگی اور عزم راسخ

روحانی زندگی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان عزم راسخ کے ساتھ اپنا قدم ہمیشہ قربانیوں کی طرف آگے بڑھاتا چلا جائے اور اس کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت معلوم نہیں ہوتی تو تم خدا کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کروگے تو اگلے سال تمہیں سچے دل سے خدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مل جائیگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو تا اس ترقی کے ساتھ ساتھ جو خدا تعالیٰ تمہیں دے رہا ہے تم خدا تعالیٰ اور دنیا کی نظروں میں فیل نہ ہو۔ تمہاری قربانی ہر روز بڑھتی چلی جائے تاکہ تم اپنی ذمہ داری کی گاڑی کو برابر کھینچ سکو۔"

تمام احباب کو چاہئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں چندہ تحریک جدید . . . . . . میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۵۰/- روپے ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسمائے گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(۱۵۳) مکرم سید محمد محسن صاحب سرگودھا شہر — ۱۵۰/-

(۱۵۴) مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب پروپرائٹر پاور ایگریکلچرل کمپنی ملتان شہر — ۱۵۰/-

(۱۵۵) مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب ملتان شہر — ۱۵۰/-

(۱۵۶) مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بوریوالہ ضلع ملتان — ۱۵۰/-

(۱۵۷) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان — ۱۵۰/-

(۱۵۸) مکرمہ صاحب نور صاحبہ بنت صوبیدار فتح محمد صاحب مرحوم چک ۱۳ 8-R ملتان — ۱۵۰/-

(۱۵۹) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی ایس ڈی۔ او نہر جنڈو ضلع مظفر گڑھ — ۱۵۰/-

(۱۶۰) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک ۱۲۲ 6-R ضلع بہاولنگر — ۱۵۰/-

(۱۶۱) مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ کمیشن ایجنٹ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر — ۱۵۰/-

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ امۃ اللہ شاہدہ اہلیہ مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ ربوہ میں بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت دے۔ آمین

(عزیزہ راشدہ بنت چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی مرحوم)

(۲) بندہ چند الجھنوں کی وجہ سے پریشان ہے۔ نیز میری بیوی بھی چند دنوں سے بیمار رہتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(داعی حفیظ الرحمٰن ناظم آباد۔ کراچی)

(۳) خاکسار کا لڑکا منور احمد بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین (مبشر احمد زرگر۔ چنیوٹ)

دنیا کی ہر قوم کو حق خود ارادیت ملنا چاہیئے!

"تاجر اور صنعت کار روزگار کے نئے وسائل پیدا کریں۔ (خاتون پاکستان)

کراچی ۱۳ جولائی۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے کہا ہے کہ ہر قوم کو خواہ وہ چھوٹی اور کمزور ہو، حق خود ارادیت ملنا چاہیئے۔ اور اسے امن و آزادی کے ماحول میں اپنا خاص اسلوب زندگی اختیار کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر افراد کی طرح قوموں نے خدمت رواداری اور تعاون کے جذبہ سے کام لینا نہ سیکھا تو انسانیت کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے ملک کے تاجروں اور صنعت کاروں سے اپیل کی کہ روزگار کے نئے وسائل پیدا کریں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے مطالعہ کی سہولتوں میں اضافہ کرنے کی طرف زیادہ توجہ مبذول کریں آپ نے کہا ان مقاصد کے حصول کے لئے جو روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اس سے ملک کے لاتعداد نوجوانوں کو فائدہ پہنچے گا اور ظاہر ہے کہ ملک کی ترقیات کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے ایسے ہی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح کل رات بیچ لگژری ہوٹل میں روٹری کلب کے سالانہ ڈنر میں تقریر کر رہی تھیں۔ آپ نے روٹری کلب کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا آپ کا ادارہ دکھی دنیا کے عوام کے لئے امید کی ایک کرن کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے عزائم نیک ہیں۔ بے لوث خدمت سے متعلق آپ کے ادارے کا اصول محض خیالی اصول نہیں۔ یہ اصول حقیقت پر مبنی ہے اور اس کا اطلاق زندگی کے ہر پہلو پر ہوتا ہے۔ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی۔ اس اصول کو دانائی کا جوہر کہنا چاہیئے کیونکہ خوشحالی اور ہر فرد کی بھلائی کا انحصار اس پر ہے۔ یہ ایسا اصول ہے کہ اگر اس پر عمل درآمد ہونے دیا جائے تو اس کی وجہ سے انسانی اخلاق بلند ہو کر ایک ایسے مقام تک پہنچ سکتا ہے جو بہت بڑی خوبیوں کا منبع ہو۔

آپ نے کہا بے شک آپ نے تجارت پیشہ اور کاروباری لوگوں کی حیثیت سے دکھی عوام کی امداد کی ایک قابل تعریف مثال قائم کر دی ہے۔ آپ نے "اپنی ذات پر عوام کی خدمت" کو فوقیت دینے کا جو اصول اپنایا ہے میں اسے اس سے بھی زیادہ دوررس نتائج کا حامل قرار دوں گی۔ یہ ایسی عادت ہے۔ جس سے خود غرضی کی نفی ہوتی ہے۔ اور اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ ذاتی مفادات کا خیال کئے بغیر اخلاقی قدروں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

محترمہ فاطمہ جناح نے کہا مستحکم معاشرے کے لئے عوام میں خوشحالی اور کسی حد تک قناعت کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور تجارت اور پیشے صرف ایسے مستحکم معاشرے میں ترقی کر سکتے ہیں جو احتیاج اور اخلاقی گراوٹ سے مبرا ہو۔ آپ نے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ عصر حاضر میں ہر شخص جلد دولت مند بننے کے خبط میں ہے۔ آپ نے کہا پاکستان جیسے ملک کو اس خبط سے پاک رہنا چاہیئے۔

اقدس علی کو کاغان کے مفت سفر کی پیش کش

لاہور ۱۳ جولائی صوبائی شعبہ سیاحت نے ضلع شیخوپورہ کے طالب علم مسٹر اقدس علی کاظمی کو جو اس سال ثانوی تعلیمی بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں۔ لاہور سے وادی کاغان کے مفت اور واپسی سفر کی پیش کش کی ہے۔

واضح رہے کہ شعبہ سیاحت کے زیر اہتمام ۱۸ جولائی کو سیاحتی بس وادی کاغان روانہ ہو رہی ہے۔ جس میں مختلف سکولوں اور کالجوں کے تقریباً چالیس طلبہ کے سفر کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ بس تقریباً پندرہ روز کے بعد لاہور واپس آ جائے گی۔

دعویداروں کو ساتھ ملانے کی تاریخ میں توسیع

لاہور ۱۳ جولائی چیف سٹیلمنٹ کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ جو متروکہ جائیدادوں کی منتقلی کا آخری فیصلہ یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے پیشتر ہو چکا ہے۔ اگر ان کے نئے مالک کسی دعویدار مہاجر کو ساتھ ملانے کا فیصلہ کر چکے ہوں تو وہ ۱۳ جولائی تک اپنا معاہدہ متعلقہ افسروں کو پیش کر سکتے ہیں۔ جن جائیدادوں کی منتقلی کے آخری احکام یکم جولائی کے بعد صادر ہوں ان کے بارے میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ساتھ ملانے کے معاہدے احکام صادر ہونے کی تاریخ کے بعد تیس دن کے اندر اندر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن غیر دعویدار مہاجروں یا مقامیوں نے مکانات کی منتقلی کی درخواستیں دے رکھی ہیں اور ابھی تک ان کا فیصلہ نہیں ہوا اور یہ لوگ دعویدار مہاجروں کو اپنے ساتھ ملانے کے خواہاں ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے کرایہ کی بے باقی کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی تک بڑھا دی گئی ہے

ھالینڈ میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

۱۔ ریڈیو ہالینڈ والوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور تعمیر مساجد سے متعلق جملہ معلومات حاصل کی گئیں اور مسجد ہالینڈ کو اپنے ریکارڈ میں رجسٹر کر لیا تا وقت ضرورت فوری طور پر تعلق پیدا کرنے میں سہولت ہو۔ یہ امر انشاء اللہ تعالیٰ مشن کی بنیادوں کو مزید مضبوط کرنے کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔

۲۔ ایک جرمن اور تین ڈچ روزناموں کے جرنلسٹوں نے مشن ہاؤس سے تعلق پیدا کیا اور مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن سے انٹرویو لیا اور تصاویر کے ساتھ جلی سرخیوں سے مضامین ہمدردانہ رنگ میں لکھے یہ اخبارات ایسے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ جن کے باشندگان دور دراز ہونے کے باعث مسجد ہالینڈ کی تبلیغی خدمات سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ چنانچہ ان اخبارات کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی آواز ملک کے دور افتادہ علاقہ تک پہنچی اور اس کے نتیجہ میں ان علاقوں سے بعض امید افزا اور دلچسپی کے خط موصول ہوئے وہاں لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔

۳۔ ہیگ شہر اور گردو نواح کے بائیس عدد روزناموں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر خبریں دیں اور تصاویر کے ساتھ رپورٹیں شائع کیں جس سے ملک کے بیشتر حصہ کو مشن کی مساعی سے آگاہ ہونے کا موقع میسر آیا۔

۴۔ ہالینڈ کے مرکزی پریس (A.N.P) نے بھی تین بار اپنے پرائیویٹ نیوز بلٹن میں عید الفطر۔ عید الاضحیٰ اور وزیر اعظم ملایا کی مسجد میں آمد پر خبریں شائع کیں یہ بلٹن جملہ سفارتخانوں اور ملکی و غیر ملکی سرکاری اداروں اور مراکز میں بھجوایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کی آواز بالا محکمہ جات تک پہنچی اور ان کو مسجد ہالینڈ سے متعارف کرانے کا موقع ملا۔

خط و کتابت و ترسیل لٹریچر

ہالینڈ کے مختلف اطراف سے بعض اوقات بہت اچھے امید افزا خطوط موصول ہوتے رہے ہیں بہت سے اصحاب کی طرف سے اسلام کے متعلق دلچسپی کے سوالات پہنچتے رہے۔ جملہ سوالات کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔ متعدد لوگوں کی طرف سے اسلام اور احمدیت کے متعلق لٹریچر کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ جنہیں بذریعہ ڈاک کتب بھجوائی گئیں۔

خاکسار نے احباب جماعت کو متعدد خطوط کے ذریعہ چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز ہالینڈ کے ایک صوبہ (GELDERLAND) کے مرکزی پریس سے تعلق پیدا کیا اور ان کے ڈائریکٹر صاحب سے ملا نیز ان کے اڈیٹر صاحبان سے خط و کتابت کر کے مشن ہاؤس مسجد ہالینڈ سے متعارف کیا۔ اس کے نتیجہ میں ان کے نمائندہ نے مشن ہاؤس آ کر انٹرویو لیا جو وہاں کے بعض اہم اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔

قبول اسلام

ماہ مارچ کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے ایک ڈچ باشندہ کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ جملہ نو مسلموں کی پختگی ایمان اور اس راہ میں استقلال سے قدم مارنے کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ہالینڈ مشن کو اپنی خاص دعاؤں میں بھی ضرور یاد فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

چینی کے چار اور کارخانے قائم کئے جائیں گے

کراچی ۱۳ جولائی۔ ملک میں چینی کی پیداوار بڑھانے کے لئے پاکستان کی صنعتی ترقی کارپوریشن مشرقی پاکستان میں چینی کے مزید چار کارخانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان میں سے ایک کارخانہ جے پور میں قائم کیا جائے گا جس کے لئے ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے اس کارخانے میں سالانہ دس ہزار ٹن سفید چینی تیار ہوگی یہ کارخانہ ۶۲ء کے اوائل میں دو کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گا حکومت نیوزی لینڈ نے اس منصوبہ کے لئے کولمبو پلان کے تحت پانچ لاکھ پونڈ کی امداد کی پیش کش کی ہے۔

کارپوریشن نے مشرقی پاکستان میں چینی کے مزید تین کارخانے قائم کرنے کے لئے فیلڈ سروے شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کارپوریشن اس صوبے میں چھ کروڑ ترانوے لاکھ نوے ہزار روپے کی لاگت سے چینی کے تین کارخانے قائم کر چکی ہے۔ اس میں حکومت نیوزی لینڈ سے ملنے والی اکیس لاکھ روپے کی امداد بھی شامل ہے

ایک ضروری اعلان۔ چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر ہال کی بنیاد رکھی تھی۔ اس چندہ کی فراہمی کے لئے احباب جماعت سے کوشش ہوتی رہی اور جماعت کے مخیر اور صاحب استطاعت اصحاب کو خصوصاً تحریکات کے ذریعہ کم از کم یک صد روپیہ بطور عطیہ ادا کرنے کے لئے لکھا گیا۔ الحمد للہ احباب جماعت نے نہایت فراخ دلی سے اس تحریک میں حصہ لیا۔ چنانچہ اب تک یک صد روپیہ کی تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد قریباً ڈیڑھ صد تک پہنچ چکی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے احباب جنہوں نے تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے کم از کم یکصد روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ہال میں کندہ کرا دیئے جائیں تا آئندہ آنے والی نسلیں نہ صرف ان کے لئے دعا کریں بلکہ ان کے عملی نمونہ پر چل کر احمدیت کے درخت کی آبپاشی کرتی رہیں۔

اب یہ فہرست تیار ہو رہی ہے اور انشاء اللہ جلد ہال میں نام کندہ ہو جائیں گے۔ اس لئے ایسے تمام اصحاب جو ابھی تک اس کار خیر میں شامل نہ ہوئے ہوں یا وعدہ کر کے ادائیگی نہ کر سکے ہوں۔ فوری طور پر کم از کم یکصد روپیہ ادا کر کے اس فہرست میں شامل ہو جائیں۔

ایسے احباب بھی جنہوں نے اب تک جزوی چندہ دیا ہو اور وہ اب اسے بڑھا کر یک صد روپیہ پورا کرنا چاہیں وہ بھی اپنے ارادہ سے دفتر کو اطلاع دیدیں اور جلد ادائیگی کر دیں۔ تاکہ ان کے اسماء گرامی بھی اس مبارک فہرست میں شامل کر لئے جائیں۔

ربوہ کے آس پاس مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

(بقیہ صفحہ اول)

صورت حال کا مقابلہ کرنے اور اس ضمن میں لوگوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے پوری طرح حرکت میں آ چکی ہے مجلس کی طرف سے وقفِ جدید کے دفتر میں ریلیف سنٹر قائم کر دیا گیا ہے جس کے انچارج نگران مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خود فرما رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجلس کے تین شعبے پوری مستعدی سے مصروفِ عمل ہیں۔ شعبہ وقار عمل کے تحت نشیبی محلوں یعنی دار الیمن۔ دار الصدر غربی اور فیکٹری ایریا کے بندوں کی حفاظت کی جا رہی ہے اور خدام کی متعدد پارٹیاں ان بندوں کی مرمت کرنے اور ان کی نگرانی کرنے کا کام بڑی تندہی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دار الصدر غربی اور فیکٹری ایریا کے بند بالکل محفوظ حالت میں ہیں اور ان پر پانی کا دباؤ نہیں ہے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت خدام کی پارٹیاں احمد نگر کی جانب پختہ سڑک کے زیر آب حصہ کے دونوں جانب متعین ہیں۔ جو موٹروں۔ لاریوں اور پیدل چلنے والے مسافروں کی آبپانی گذارنے میں مدد دے رہی ہیں۔ پانی ٹھنڈے پانی کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں شعبہ اطلاعات کے ذریعہ سیلاب کی صورت حال پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ ہر قسم کی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے اور مقامی خدام مجلس کی زیر ہدایت دن رات خدمات بجا لا رہے ہیں۔ تاکہ حتی المقدور مخلوقِ خدا کو زیادہ سے زیادہ سہولت اور آرام پہنچا سکیں۔

اعلان نکاح

میرے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب آف دھوریہ حال مقیم لنڈن کا نکاح مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف دھوریہ ضلع گجرات کے ہمراہ بعوض ۱۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم چوہدری رحمت اللہ خانصاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ نے مورخہ ۲۰ کو پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(غلام احمد (چوہدری) دھوریہ ضلع گجرات)

نوٹ:۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

پچھلے دنوں میرے بیٹے عزیز مرزا منیر بیگ کا انگلستان میں آپریشن ہوا تھا

معلوم ہوا ہے کہ آپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ عزیز کو اب بیس پچیس روز کے بعد ایک اور ہسپتال میں منتقل کیا گیا ہے۔ جہاں ایک ماہ تک بجلی کے ذریعے علاج ہوگا۔ میں بزرگان سلسلہ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنہوں نے آپریشن کی کامیابی کے لئے عزیز کو اپنی دعاؤں سے نوازا ہے درخواست کرتی ہوں کہ وہ آئندہ بھی دعائیں جاری رکھ کر ممنون فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی بھی (۲)

(۲) ممنون ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اپنی دعاؤں سے نوازا۔ بلکہ گھر پر تشریف لا کر ہمدردی اور محبت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(بیگم مرزا معظم بیگ افسر لنگر خانہ
کوئٹہ)

الفضل سے خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں!